تاریخ الخلفاء

مئولف

حافظ جلال الدین السیوطی

سے

پیشکش

میر مراد علی خان

بسمہ سبحانہ

تمہید

قدم ترین اسلامی تاریخ مغازی ابن اسحاق اور اسکی تخلیص سیرت ابن ہشام دوسری اور تیسری صدی ہجری میں لکھی گئیں۔ اس کے بعد تاریخ طبری تیسری صدی ہجری میں لکھی گئی۔

یہ ذہن نشین رہے کہ قدیم اسلامی تاریخیں حدیث کا ایک شعبہ تھیں اور حدیث ہی کے طرح ان میں مندرج ہر بیان راویوں کے سلسلہ اسناد کے ساتھ لکھا جاتا تھا۔ اور تدوین حدیث پر جو حالات گذرے اُن کا پورا پورا اثر تاریخ کی تدوین پر بھی پڑا۔ کیونکہ ہیئت اور مواد کے اعتبار سے حدیث اور تاریخ میں کوئی فرق نہ تھا۔ خلیفہ اول اور خلیفہ دوم حدیث کی کتابت سے روکتے تھے اور حدیث بیان کرنے پر بھی پابندی لگادی گئی تھی۔ معاویہ نے اپنے دور حکومت میں حدیثیں گھڑنے اور روایتیں وضع کرنے کے لئے ایک باضابطہ ادارہ قائم کیا تھا جو میری اطلاع کے مطابق دنیا کا پہلا حکومتی پروپیگنڈا ڈپارٹمنٹ تھا۔ اس کا واحد مقصد یہ تھا کہ حضرات شیخین کی فضیلت میں جھوٹی حدیثیں رائج کی جائیں۔ بنی اُمیہ کو قریش کا معزز ترین خاندان اور رسولؐ کا اصلی قرابت دار ظاہر کیا جائے اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ان کے اسلاف اور اخلاف کی طرف ہر طرح کی برائیاں دھڑلے سے منسوب کی جائیں۔ جو لوگ ایسی حدیثیں گھڑتے تھے اُنھیں انعام واکرام سے نوازا جاتا تھا۔ دربار میں اُن کی منزلت بڑھائی جاتی تھی اور وہ خلفاء اور حکام کے مقربین میں شامل کئے جاتے تھے۔ اسکی خلاف ورزی کرنے والوں کی جان ومال اور عزت وآبرو خطرے پڑجاتی تھی۔ تقریباً ڈیڑھ سوسال کے پروپیگنڈے کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں حدیثیں عالم اسلام میں پھیل گئیں جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب نے بخوشی خاطر شیخین کی خلافت کو تسلیم کر لیا تھا اور اُن سے بیعت کر لی تھی۔ نیز یہ کہ حضرات خلفاء حضرت علیؑ سے امور خلافت میں مشورے لیتے تھے اور وہ ایک وفادار رعایا کی طرح شیخین کے تمام اقدامات کے مئوید تھے۔

مولف تاریخ الخلفاء امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ جو حضرات اہل سنت کے یہاں علم وکرامات میں بہت بلند درجہ رکھتے ہیں اور اولیاء اللہ میں بہت بڑے ولی مانے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے یہ سوتے جاگتے رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے اور آپؐ سے بہت غیب کی باتیں معلوم کرتے تھے۔ شیخ عبد القادر شاذلی نے جلال الدین سیوطی کے مناقب ایک کتاب میں جمع کئے ہیں اور جسکی تلخیص علامہ عبد الوہاب شعرانی ''لواقح الانوار'' میں جلال الدین سیوطی کے زبانی یہ واقعہ لکھا کہ ''میں نے آنحضرتؐ کو حالت بیداری میں دیکھا اور آپؐ نے مجھے اے شیخ الحدیث کہہ کر خطاب کیا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا میں اہل جنت سے ہوں؟۔ تو آپؐ نے فرمایا ہاں۔ پھر میں نے پوچھا بغیر عذاب چکھے کے؟۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ یہ بزرگی تیرے لئے ہے''۔

بسمہ سبحانہ

۱ امام حسنؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے خواب میں بنو اُمیہ کو بر سر منبر دیکھا جو آپ کو ناگوار گذرا۔ ص۲۸

۲ سورہ قدر میں جن ہزار مہینوں کا ذکر ہے وہ بنی اُمیہ کے دور حکومت کے ہزار مہینے مراد ہیں۔ ص۲۸

۳ آنحضرت کا خواب کہ بر سر منبر بندروں کی طرح بنی حکم بن عاص کو دیکھا۔ اسکے بعد آپکو کبھی مسکراتے نہیں دیکھا۔ ص۲۸

۴ سب سے پہلے خود کو امیر المومنین کہلوایا، درہ ایجاد کیا اور نماز تراویح پڑھنے کا حکم دیا وہ عمر ابن خطاب تھے۔ ص۳۶

۵ سب سے پہلے جاگیریں دینے والے عثمان بن عفان۔ ص۳۶

۶ معاویہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی زندگی ہی میں اپنا ولیعہد مقرر کیا اور اپنی خدمت کے لئے خواجہ سرا رکھا۔ ص۳۶

۷ عبداللہ ابن زبیر وہ اول شخصیت ہیں جن کے سامنے دشمن کے کٹے سر پیش ہوئے۔ ص۳۶

۸ منصور نے سب سے پہلے نجومیوں کو اپنے دربار میں جگہ دی اور اُنکی رائے پر عمل کیا۔ ص۳۷

۹ ۲۳۵ھ میں متوکل نے تمام عیسائیوں کو حکم دیا کہ وہ لازمی طور پر ٹائی باندھا کریں۔ ص۳۲۹

۱۰ ابو بکر کا نام عتیق کہ وجہ یہ کہ اُن کے باپ نے تین بیٹوں کو عتیق، معتق، معتیق رکھا تھا (عائشہ)۔ ص۴۱

۱۱ دوسری حدیث یہ کہ اُن کی (ابو بکر) ماں نے کعبہ لے جا کر عتیق نام رکھا۔ اس لئے کعبہ کا نام عتیق بھی ہے۔ ص۴۱

۱۲ طبرانی نے انکی (ابو بکر) خوبصورتی کی وجہ سے لوگوں نے پکارنا شروع کیا۔ ص۴۱

۱۳ عائشہ کا کہنا ہے کہ گھر والوں نے تو عبداللہ رکھا لیکن عتیق مشہور ہو گیا۔ ص۴۱

۱۴ ابو بکر سے قبل پانچ اشخاص اسلام قبول کر چکے تھے، جناب خدیجہؑ، آپؐ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارث، اور انکی بیوی ام ایمن، حضرت

علیؓ، اور ورقہ بن نوفل (ابن کثیر، ابن عساکر)۔ ص ۴۶

۱۵ جب عمر ابن خطاب زمانہ رسولؐ میں نماز پڑھانے کی پیشقدمی کی تو آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا نہیں، نہیں، نہیں۔ ص ۶۸

۱۶ ابوسفیان کا یہ کہنا ابو بکر کی خلافت کے بارے میں کہ " لوگوں کی یہ کیفیت رہی کی تھوڑے سے ادنیٰ قریش نے ایک معمولی شخص کی بیعت کرلی"۔ ص ۷۱

۱۷ ابو بکر کا خطبہ کہ "مجھ میں تم سے زیادہ اچھائیاں نہیں ہیں اگر تم مجھے ٹیڑھے راستہ پر دیکھو تو ٹھیک کر دینا۔ یاد رہے کہ ایک شیطان بھی میرے ساتھ لگا ہوا ہے۔ جب مجھے غضب ناک دیکھو تو مجھ سے علیحدہ ہو جانا اور مجھے تم پر کوئی ترجیح حاصل نہیں ہو گی"۔ ص ۷۶

۱۸ عائشہ "دوسرا فتنہ میراث اور ورثہ کا کھڑا ہوا جس کے تصفیہ کے بارے میں لوگ دم بخود تھے۔ چنانچہ میرے والد نے فرمایا میں نے رسول اللہ کو فرماتے سُنا ہے ہم گروہ انبیاء کا کوئی وراث نہیں اور ہماری میراث صدقہ ہے"۔ ص ۸۷

۱۹ امام حسنؑ کا ابو بکر سے کہنا کہ "میرے باپ کے منبر سے اُتر جا"۔ ص ۸۶

۲۰ آنحضرتؐ کا فرمانا "اے عمر گمراہی وفساد سے باز آجا تاکہ ولید بن مغیرہ کی رسوائیوں کی طرح اللہ تجھکو ذلیل وخوار نہ کرے"۔ یہ سنتے ہی عمر نے کلمہ شہادت پڑھا اور اسلام لائے۔ ص ۱۱۴

۲۱ عمر ابن خطاب کی تمنا کہ "کاش میں ایک تنکا ہوتا یا کاش میں کچھ بھی نہ ہوتا اور پیدا ہی نہ ہوا ہوتا"۔ ص ۱۳۲

۲۲ عمر ابن خطاب ہمیشہ خود (ہلمیٹ) پہنے رہتے تھے۔ ص ۱۳۳

۲۳ عم رسولؐ عباسؓ کا واسطہ دے کر یہ (عمر ابن خطاب) اللہ سے دعا مانگتے تھے۔ ص ۱۳۴

۲۴ شوریٰ میں عبدالرحمٰن بن عوف کا یہ کہنا جناب امیرؑ سے کہ " آپ پہلے اسلام لائے ہیں اور آپ رسولؐ اکرم کے رشتہ دار بھی ہیں۔ اگر میں آپ کو منتخب کروں تو آپ عدل وانصاف کریں گے"۔ ص ۱۳۹

۲۵ عمر ابن خطاب کا یہ کہنا "اگر ابو حذیفہ کا غلام اسلمہ زندہ رہتا تو میں اُن کو خلیفہ منتخب کرتا"(واضح رہے کہ یہ، ابو بکر اور دیگر صحابہ اسلمہ کی امامت میں مسجد قبا میں نمازیں پڑھا کرتے تھے بخاری جلد ۹ ص ۲۲۷)۔ ص ۱۳۹

۲۶ عمر ابن خطاب تراویح کو باجماعت، متعہ کو حرام نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں، درہ ایجاد کیا۔ لفظ امیر المومنین پسند کیا۔ ص ۱۴۱

۲۷ عمر ابن خطاب نے حضرت علیؑ کے مشورہ سے سن ہجری شروع کی یہ ۱۶ھ میں ہوا۔ ص ۱۴۲

۲۸ اپنی بیوہ بیٹی حفصہ سے یہ پوچھنا کہ عورت کتنے دن بغیر شوہر کے رہ سکتی ہے۔ ص ۱۴۶

۲۹ بیہقی نے شعب الایمان میں ضحاک کی زبانی ابو بکر کا یہ کہنا تحریر کیا کہ "بخدا میری خواہش ہے کہ کاش میں کسی سڑک کے کنارہ کا ایک درخت ہوتا کوئی اونٹ چلتے ہوئے مجھے چباڑ التا اور پھر فضلہ بن کسی جنگل میں ڈالدیتا لیکن میں انسان نہ ہوتا"۔ یہ سن کر عمر ابن خطاب نے کہا" کاش میں ایک دنبہ ہوتا اور اچھی غذا سے مجھے اتنا فربہ کیا جاتا کہ لوگ شوق سے مجھے دیکھنے آتے۔ پھر ذبح کیا جاتا اور میرا تھوڑا گوشت بھونا جاتا اور تھوڑا خشک کرلیا جاتا اور مجھے کھالیا جاتا لیکن میں انسان نہ ہوتا"۔ ص ۱۴۶

۳۰ ابن عساکر نے ابوالبختری کے حوالے سے لکھا کہ عمر ابن خطاب منبر پر تھے امام حسینؑ ابن علیؑ نے کہا "میرے باپ کے منبر سے نیچے اتر۔ عمر نے کہا "یہ منبر تمہارے باپ کا ہے میرے باپ کا نہیں"۔ ص ۱۴۶

۳۱ جب لوگوں کے نام اُن کی حیثیت کے موافق سلسلہ وار تحریر کرنے کا وقت آیا کمیٹی جو بنائی گئی انہوں نے پہلے بنی ہاشم پھر ابو بکر کے خاندان اور پھر عمر کے خاندان کا نام لکھا۔ یہ دیکھ کر عمر نے کہا "سب سے پہلے رسول اللہ کے رشتہ دار کے نام لکھو اس کے بعد دیگر"۔ ص ۱۴۷

۳۲ عمر ابن خطاب نے کہا "امور خلافت کے انجام دہی اہل بدر کو اور انکے بعد جنگ اُحد کے غازیوں کا انجام دینا چاہئے تھی لیکن اُن میں سے کوئی زندہ نہیں دیکھتا، اِن کے بعد کمتر مرتبہ کے اشخاص کو امورِ خلافت دہی لازمی تھی۔ اب رہے فتح مکہ کے دن مسلمان لانے والے (ابوسفیان اور معاویہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے) اور اُن کی اولاد تو اُن کو خلافت کا کوئی حق نہیں ہے"۔ (عثمان بن عفان جو انکے بعد خلیفہ بنادئے گئے بدر میں زوجہ کی علالت کی وجہ سے شریک نہ ہوئے اور یہ بات عام طور معلوم ہے جنگ اُحد میں یہ ایسا بھاگے کہ ایک ہفتہ کے بعد واپس آئے جس پر رسولؐ اللہ نے فرمایا "بہت دور نکل گئے تھے؟"۔ ص ۱۴۹

۳۳ جب کسی نے عمر ابن خطاب سے کہا کہ "آپ عبداللہ ابن عمر کو خلیفہ کیوں نہیں بنادیتے۔ تو کہا "اللہ تجھے سمجھے میں ایسے شخص کو خلیفہ بناؤں جو اپنی زوجہ کو طلاق بھی اچھی طرح نہ دے سکتا ہو"۔ ص ۱۴۹

۳۴ مسند احمد ابن حنبل کے حوالے سے کہ جناب امیر کے پاس یہ شرط رکھی گئی تھی کہ قرآن، سیرت رسولؐ اور سیرت ابو بکر و عمر پر چلنے کی تو

آپ نے انکار کیا۔ ص۱۵۸

۳۵ عثمان نے خلافت کے چھ سال کے بعد سے اپنے رشتہ داروں کو گورنر بنایا اور اقرباء پروری شروع کر دی۔ ص ۱۶۱

۳۶ عثمان کا پہلے گورنر مصر کو ہٹانے کے لئے راضی ہونا اور محمد ابن ابی بکر کے نام گورنری لکھنا اور پھر اس کے تعقب میں ایک غلام سے مصر کے گورنر کو محمد ابن ابی بکر کے قتل کر دادینے کا حکم روانہ کرنا۔ ص۱۶۲

۳۷ محاصرہ کے وقت جناب امیرؑ پانی فراہم کرتے تھے۔ ص۱۶۴

۳۸ حسنینؑ عثمان کے گھر کا پہرہ دیتے تھے۔ ص۱۶۴

۳۹ عثمان کی زوجہ جو وقت قتل موجود تھیں قاتلوں کی نشان دہی نہ کر سکیں۔ ص۱۶۶

۴۰ عثمان کو جب یہ مشورہ دیا گیا کہ وہ چپکے سے مکہ چلے جائیں تو انہوں نے کہا "رسول اللہ نے فرمایا جو حرم مکہ میں خون ریزی کرائے گا اور ظلم وستم کرانے کا سبب بنے گا اُس پر آدھی دنیا کے باشندوں کا عذاب ہو گا" (عبداللہ ابن زبیر کو امام حسینؑ نے مکہ سے نکلتے وقت یہی فرمایا تھا۔ مگر عبداللہ ابن زبیر نے نہ مانا اور وہ کیا جس کو رسولؐ نے سخت منع کیا تھا) تاریخ وفات عثمان ۱۸رذی الحجہ ۳۵ھ۔ ص۱۶۶

۴۱ جناب امیرؑ نے حیات رسولؐ میں قرآن مجید کو جمع کیا اور بارگاہ رسالت میں پیش کیا۔ ص۱۷۱

۴۵ اجماع یہ ہے کہ آپ ہی پہلے اسلام لائے۔ ص۱۷۱

۴۶ سوائے تبوک کے ہر جنگ میں آپؑ شریک تھے۔ ص۱۷۱

۴۷ خیبر کا دروازہ چالیس آدمی نہیں اُٹھا سکتے تھے آپ نے اپنے کاندھے پر رکھکر تمام لشکر کو قلعہ میں داخل کیا۔ ص۱۷۱

۴۸ دروازہ کو بطور ڈھال بنایا۔ ص۱۷۱

۴۹ حضرت علیؑ کی فضیلت میں احادیث نبویؐ۔ ص۱۷۴-۱۷۲

۵۰ اقوالِ صحابہ برائے جناب امیرؑ۔ ص ۱۷۷۔۱۷۴

۵۱ ایک حکیم (حکمت والا) کا کہنا کہ "اے امیر المومنین! واللہ آپ نے مسند خلافت کو زینت دی لیکن خلافت نے آپ کو زینت نہیں دی۔ آپ نے درجہ خلافت کو بلند کیا لیکن خلافت نے آپ کو بلند و بالا نہیں کیا اور درحقیقت یہ خلافت آپ ہی کی محتاج تھی"۔ ص ۱۸۳

۵۲ عربی اصول کی کتاب (گرامر) آپ ہی نے مرتب کی تھی۔ ص ۱۸۴

۵۳ ایک آدمی نے آپ کی تعریف کے پل باندھے تو اُسکی زبانی اپنی تعریف سن کر فرمایا میں اس سے بھی زیادہ بلند ہوں۔ ص ۱۸۵

۵۴ حضرت علیؑ کی تفسیر قرآن بڑی ضخیم ہے ۔ ص ۱۸۷

۵۵ حسنؑ اور حسینؑ یہ دونوں نام جنتیوں کے ہیں قبل اسلام یہ کسی کے بھی نام نہیں تھے۔ ص ۱۸۹

۵۶ امام حسنؑ اہل کساء میں سے پانچویں ہیں۔ اہل کساء سے مراد آنحضرتؐ، حضرت فاطمہؑ، حضرت علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ پانچ مراد ہیں آپؐ کے اس عمل کے بعد آیت تطہیر نازل ہوئی ، حسنینؑ کو چادر میں اوڑھنے کی وجہ سے پانچوں کو اہل کساء اور اہلبیت کا نام دیا گیا۔ ص ۱۸۹

۵۷ ابن سعد نے عبداللہ ابن زبیر کی زبانی یہ لکھا ہے "میر اچشم دید واقعہ کہ سرکار دوعالم سجدہ میں ہیں اور حضرت حسنؑ آکر آپ کی گردن یا پیٹھ پر بیٹھ گئے۔ جب تک حسنؑ خود بخود نہ اُتر جاتے رسول اللہ اُن کو نہ اتارتے"۔ ص ۱۹۰

۵۸ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا" میں نے واللہ خود دیکھا کہ امام حسنؑ کو رسولؐ اللہ اپنی گود میں لئے ہوئے فرمارہے تھے "مجھ سے الفت کرنے والے کو چاہئے کہ اِن سے محبت کرے اور موجودہ سامعین ہمارا یہ پیام اُن لوگوں کو پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں ہے" اگر مجھے رسولؐ اللہ کی فرمانبرداری نہ کرنا ہوتی تو یہ قول زبان پر نہ لاتا"۔ ص ۱۹۱

۵۹ امام حسنؑ کو اُنکی زوجہ جعدہ ابن اشعث (اشعث بہنوی تھے ابو بکر کے، اور انکا بیٹا محمد ابن اشعث قاتل مسلم ابن عقیل اور ابن سعد کی فوج کا ایک سردار بھی تھا) یزید بن معاویہ کے پوشیدہ مشورہ سے زہر دیا۔ ص ۱۹۳

۶۰ جس سال امام حسنؑ سے صلح ہوئی اس سال کا نام معاویہ نے سال جماعت سنۃ الجماعۃ (جو بعد میں سنت والجماعت مشہور ہوئی)۔ ۱۹۷

٦١ ۴۳ھ میں معاویہ نے سب سے پہلے خلاف حکم رسولؐ اللہ اپنے بھائی زیاد کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ ص ۱۹۷

٦۲ معاویہ نے سن ۵۰ھ میں یزید کو اپنا خلیفہ اور ولی عہد مقرر کیا اور مروان کو جو مدینہ میں گورنر تھا عبداللہ ابن عمر، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، اور عبداللہ ابن زبیر سے بیعت لینے کا مطالبہ کیا۔ ص ۱۹۷

٦۳ عبداللہ ابن عمر نے یزید کی بیعت کرنے کے بعد کہا "اگر یہ اچھا ثابت ہوا تو ہم اس سے راضی رہیں گے اور اگر مصیبت بن گیا تو صبر کریں گے"۔ ص ۱۹۹

٦۴ ہندہ مادر معاویہ کی طریقہ زندگی (لوگ اسکے کمرے میں بلا روک ٹوک آتے جاتے رہتے تھے)۔ ص ۱۹۹

٦۵ بقول سفینہ معاویہ خلیفہ نہیں بلکہ بادشاہ ہیں۔ ص ۲۰۰

٦٦ بیہقی نے امام احمد ابن حنبل کا قول لکھا کہ حضرت علیؑ کے دور میں اور کوئی مستحق خلافت نہیں ہو سکتا۔ ص ۲۰۰

٦۷ امام حنبل نے کہا "حضرت علی کے دشمنوں کی تعداد زیادہ تھی جو آپؑ کے عیوب تلاش کرنے لگے اور جب حضرت علی کا کوئی عیب نظر نہ آیا تو یہی دشمن معاویہ سے آکر مل گئے اور اُسکے مداحوں میں شامل ہو گئے۔ ص ۲۰۱

٦۸ ابن عساکر نے عبدالملک بن عمیر کی زبانی لکھا ہے جاریہ بن قدامۃ سعدی نے معاویہ سے کہا "بخدا معاویہ کے معنی اُس کتے کے ہیں جو دوسروں پر بھونکتا ہے اور امیۃ اور امتہ اسکی تصغیر ہے"۔ پھر کہا "اے معاویہ تم اپنے گھر والوں پر گراں بار تھے اسلئے تمہارا نام معاویہ (بھونکنے والا) رکھا۔ امیۃ، امتہ کی تصغیر ہے معنی لونڈی، باندی۔ ص ۲۰۱

۸۱ یزید کے بارے رسولؐ اللہ کی پیشن گوئی۔ ص ۲۱۰

۸۲ عمر ابن عبدالعزیز نے ایک شخص کو یزید کے نام کے ساتھ امیر المومنین کہنے پر ۲۰ کوڑے لگوائے تھے۔ ص ۲۱۰

۸۳ دور یزید میں لوگ ماں اور بہنوں سے نکاح کر رہے تھے، شراب پی رہے تھے اور نماز چھوڑے ہوئے تھے۔ ص ۲۱۰

۸۴ شہادت امام حسین کے بعد سات دن تک اندھیرا رہا، دیواروں پر پیلی دھوپ نظر آتی تھی ستارے ٹوٹتے تھے، روز شہادت سورج گہن

ہو گیا تھا، مسلسل چھ ماہ تک آسمان کے کنارے سرخ رہے، جو پتھر بیت المقدس میں پلٹا جاتا تو اس کے نیچے تازہ خون دکھائی دیتا، عراقی فوج نے جب اونٹ کو نحر کیا تو اسکا گوشت آگ کا انگارہ بن گیا۔ ایک آدمی نے امام حسینؑ کو برا کہا تو آسمان سے بحکم الٰہی ستارہ ٹوٹا جس سے اُس کی آنکھیں جاتی رہیں۔ ص ۲۰۹

۸۵ عبد اللہ ابن زبیر کے پاس تاریخ میں پہلی مرتبہ کٹے ہوئے سر پیش کئے گئے۔ ص ۲۱۵

۸۶ عمر ابن عبد العزیز نے بنی اُمیہ کی پرانی روایت کو کہ دوران خطبہ حضرت علیؑ کو گالیاں دینا بند کر دیا۔ ص ۲۴۳

۸۷ امام ذہبی کا بیان ہے کہ ۱۴۳ھ میں علمائے اسلام نے حدیث، فقہ، اور تفسیر کے مدون و مرتب کرنا شروع کیا چنانچہ ابن جریج نے مکہ میں، امام مالک نے مدینہ میں، اوزاعی نے شام میں، ابن ابی عروبہ و حماد بن سلمہ وغیرہ نے بصرہ میں، معمر نے یمن میں، سفیان ثوری نے کوفہ میں احادیث مرتب و مدون کرنا شروع کیا۔ ابن اسحاق نے مغازی اور ابو حنیفہ نے فقہ اور قیاس پر کتابیں تالیف کیں۔ ص ۲۶۱

۸۸ منصور نے رسولؐ اللہ کی یہ حدیث بیان کی " میرے اہلبیت کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے جو اس میں بیٹھا اس نے نجات پائی اور جو رہ گیا وہ ہلاک و برباد ہوا" ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے منصور اس کے باپ دادا نیز ابن عباس کے زبانی یہ حدیث لکھی۔ اور یہ کہ آنحضرت سیدھے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ص ۲۷۰

۸۹ مہدی خلیفہ بنی عباس نے مغرب کی نماز پڑھاتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آواز سے پڑھی بعد میں راوی حمزہ نے مہدی سے پوچھا یہ کیا؟ تو جواب دیا مجھ سے میرے والد منصور بن سفاح نے بتوسط حضرت عباس بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم با آواز بلند پڑھا کرتے تھے۔ راوی نے پوچھا کیا میں آپ کے ذریعہ اس حدیث کو بیان کروں جواب دیا ہاں۔ امام ذہبی نے اس پر لکھا کہ اگرچہ اس روایت کے راوی مسلسل ہیں لیکن مہدی اور انکے والد منصور کے واسطے کو کسی عالم نے مسلسل نہیں بنایا اور یہ روایت بن ہاشم کے ایک غلام محمد بن ولید کی ہے۔ (کتنی قدر تھی خاندان بنی ہاشم کی کہ، اہلبیتؑ سے حدیث تک لینا گوارہ نہ تھا)۔ ص ۲۷۶

۹۰ ابو بکر خود روایت کرتے ہیں کہ جب سب جنگ اُحد میں بھاگ گئے تھے تو میں سب سے پہلے رسولؐ اللہ کے پاس آیا۔ (مترجم نے ترجمہ میں لکھا کہ "میں تھا") ملاحظہ ہو عربی متن "واخرج الهيثيم بن كليب فى مسنده عن ابى بكر قال لما كان يوم أحد انصرف الناس كلهم عن رسول الله فكنت اول من فاء وسياتى" قوله فاء .رجع. (تاریخ الخلفاء طبع نور محمد اصح المطابع کراچی ص ۳۶، و ازالۃ الخفاء ص ۱۲)۔ ص ۲۸۴

۹۱ سلفی نے ابن مبارک کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہارون رشید کا خلیفہ بننے کے بعد ایک لونڈی پر دل آ گیا اور اس سے اپنی خواہش پوری

کرنی چاہی تو لونڈی نے کہا کہ یہ آپ کے لئے جائز نہیں کیونکہ میں آپ کے باپ کے ساتھ رہ چکی ہوں۔ چنانچہ اس نے امام ابو یوسف سے مسئلہ پوچھا، امام ابو یوسف نے کہا کیا ضروری ہے کہ یہ سچ بول رہی ہے۔ ابن مبارک کا بیان ہے کہ "کن کن امور پر تعجب کروں کیا اُس بادشاہ پر جس کے قبضہ میں مسلمانوں کی حکومت ہے جو اپنے باپ کی عزت کا بھی خیال نہیں کرتا، یا اُس لونڈی پر جس نے ایسے بڑے بادشاہ سے صحبت کرنے سے انکار کیا یا روئے زمین کے اسوقت کے فقیہ و قاضیپر جس نے فتویٰ دیا کہ اپنے والد کی مدخولہ سے مل سکتے ہو اور اپنی خواہش پوری کر سکتے ہو اور یہ بوجھ (گناہ) کا اپنی گردن پر لادلیا"۔ اسحٰق بن راھویہ کا بیان ہے ہارون نے امام ابو یوسف سے مسئلہ پوچھا اور خوش ہو کر ایک لاکھ درہم دینے کا حکم دیا اس پر امام صاحب نے کہا صبح ہونے سے پہلے ہی ادائیگی کا انتظام فرمادیجئے۔ ص ۲۸۷

۹۲ ابو بکر راوی ہیں کہ فرمایا رسولؐ اللہ نے "حضرت علیؑ کی جانب دیکھنا عبادت ہے" (از ابن عساکر)۔ ص ۹۷

۹۳ ابو بکر راوی ہیں کہ فرمایا رسولؐ اللہ نے "میرا اور علیؑ کا پلہ انصاف میں برابر ہے" (از دیلمی و ابن عساکر)۔ ص ۹۷

۹۴ ابو بکر راوی ہیں کہ فرمایا رسولؐ اللہ نے چیونٹی کی رفتار سے بھی کم رفتار پر شرک کا داخلہ ہے" (از ابو یعلی)۔ ص ۹۴

۹۵ ابو بکر راوی ہیں کہ فرمایا رسولؐ اللہ نے "اگر دو آدمی موجود ہوں تو تیسرا اللہ ہے"۔ ص ۹۴

۹۶ ابن ماجہ و حاکم نے ابی بن کعب کی زبانی رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد لکھا ہے کہ (معاذ اللہ) "اللہ سب سے پہلے عمر ابن خطاب سے مصافحہ کریگا۔ اور عمر سب سے پہلے اپنا اسلام پیش کریں گے اور سب سے پہلے عمر کا ہاتھ پکڑ کر اللہ تعالیٰ اُنھیں جنت میں داخل کرے گا"۔ ص ۱۲۰

۹۷ حضرت علیؑ نے تنزیل کے موافق قرآن یکجا کیا اور میں (یعنی جلال الدین سیوطی) اور محمد ابن سیرین کا خیال ہے کہ اگر حضرت علیؑ کا مرتبہ قرآن ہم لوگوں کو دستیاب ہوتا تو معلومات کا مزید ذریعہ ہوتا۔ ص ۱۸۷

۹۸ ہارون الرشید نے اپنی کنیز کو اپنے بیٹے مامون کے لئے حلال کر دیا اور کہا "اس قبہ میں لے جاؤ اور اپنا کام مکمل کرنے کے بعد اسے منظوم کر کے سناؤ"۔ ص ۳۱۱

۹۹ متوکل نے امام حسینؑ اور آس پاس کی قبروں کو کھدوا دیا اور کاشتکاری کروائی اور نیز زیارت قبور سے لوگوں کو منع کیا۔ ص ۳۳۰

۱۰۰ متوکل اپنے لڑکوں کے استاد علامہ یعقوب بن سکیت کو قتل صرف اس لئے کیا وہ متوکل کے اس سوال پر کہ میرے بیٹے افضل ہیں یا حسنؑ اور حسینؑ تو استاد نے کہا حضرت علی کا غلام قنبر ان سے افضل ہے۔ ص ۳۳۱

۱۰۱ ابو موسیٰ اشعری کو تھوڑے دن عمر ابن خطاب کی کیفیت معلوم نہ ہوئی تو ایک عورت کے پاس گئے جس پر شیطان آتا تھا۔ اس سے پوچھا عمر کیسے ہیں؟ اس نے کہا جب شیطان مجھ پر آئے تو پوچھ لینا چنانچہ جب شیطان آیا اور اُنہوں نے پوچھا تو شیطان نے کہا میں اُن (عمر کو) اس حالت میں چھوڑ آیا ہوں کہ وہ اونٹ کو بدبودار کالا تیل مل رہے تھے۔ ص ۱۲۴

۱۰۲ عمر ابن خطاب کے پاس جابرؓ عورتوں کی شکایت لے آئے اس پر عمر بن خطاب نے کہا جب بھی میں باہر جاتا ہوں تو ہماری بیوی کہتی ہے کہ آپ فلاں قبیلہ کی لڑکیوں کو دیکھنے گئے تھے۔ ص ۱۴۶

۱۰۳ لالکائی (ابو القاسم ہبتہ اللہ بن حسن بن منصور رازی طبری) نے اپنی کتاب السنتہ میں بحوالہ عبد اللہ ابن عمر لکھا ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابو بکر سے پوچھا کیا زنا بھی اللہ تعالٰی کے حکم سے وقوع پذیر ہوتا ہے؟ تو ابو بکر نے کہا ہاں! اس پر اس آدمی نے کہا جبکہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے تو پھر مجھے عذاب بھی دے گا! اس پر ابو بکر بگڑ کر کہا "اے بدبودار! اگر اس وقت میرے پاس کوئی آدمی ہوتا تو بخدا میں اُسے حکم دیتا کہ تیری ناک جڑ سے کاٹ ڈالے"۔ ص ۹۸

۱۰۴ بیہقی نے لکھا ہے کلالہ کا مسئلہ دریافت کرنے پر ابو بکر نے کہا لفظ کلالہ کے معنی میں اپنی رائے کو موافق بیان کرتا ہوں اگر صحیح ہے تو منجانب اللہ ہیں بصورت دیگر یہ میری اور شیطان کی رائے ہو گی اور میرے نزدیک کلالہ کے معنی ہیں باپ اور بیٹا، حضرت عمر نے اپنی خلافت کے دور میں کہا کہ "ابو بکر کے اس بیان کی تردید کرنے میں مجھے شرم آتی ہے"۔ ص ۹۸

۱۰۵ جب حضرت ابو بکر سے قرآن کی تفسیر کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا اگر اللہ کے منشاء کے خلاف میں قرآن کی تفسیر کروں تو بتاؤ کس زمیں میں رہوں اور کس آسمان کے زیر سایہ زندگی گذاروں یعنی میں قاصر ہوں تفسیر بیان کرنے سے۔ ص ۹۷

۱۰۶ عہد خلافت اول کچھ یمنی آئے اور قرآن شریف سن کر بہت روئے جس پر ابو بکر نے کہا ہماری بھی یہی کیفیت تھی پہلے لیکن اب پھر دل سخت ہو گئے ہیں۔ ص ۱۰۱

۱۰۷ ائمہ اربعہ و مالک نے بحوالہ قبیصہ لکھا ہے کہ دادی اپنا ترکہ اور ورثہ طلب کرنے کے لئے دربار خلافت میں آئی۔ چنانچہ حضرت ابو بکر نے فرمایا قرآن کریم اور احادیث نبوی میں تمہارا کوئی حصہ مقرر نہیں ہے۔ اب جاؤ پھر آنا۔ میں لوگوں سے رسول اللہ کی کوئی حدیث پوچھ کر بتاؤں گا۔ جب وہ عورت چلی گئی ابو بکر نے لوگوں سے دریافت کیا جس پر مغیرہ بن شعبہ نے کہا میری موجودگی میں سرور عالمؐ نے دادی کو چھٹا حصہ دلا دیا اس تحقیق کے بعد ابو بکر نے دادی کو چھٹا حصہ دلانے کا حکم دیا۔ ص ۱۰۲

۱۰۸ نسائی نے اسلم کے ذریعہ حضرت عمر کا یہ بیان لکھا کہ حضرت ابو بکر نے اپنی زبان پکڑی اور کہا یہی وہ چیز ہے جس نے مجھے مصیبتوں میں

گرفتار رکھا ہے۔ ص ۱۰۳

۱۰۹ ابن عساکر نے عبداللہ ابن عمر ابن خطاب کی زبانی لکھا ہے کہ "ابو بکر کا نام الصدیق تم نے ٹھیک رکھا، عمر کو بھی الفاروق بھی ٹھیک کہا کیونکہ وہ فولادی سنگ کے مانند تھے، عثمان بن عفان دو نور والے کو زبردستی شہید کیا گیا اور للہ نے اپنی رحمت سے اُنہیں دو گنا حصہ دیا، معاویہ ارضِ پاک کے بادشاہ ہوئے، اور ان کا بیٹا یزید بھی بادشاہ ہوا، اس کے بعد سفاح، سلام منصور، جابر، مہدی، امین، امیر غضب ہے کہ سب کے سب کعب بنلوی کے خاندان کے افراد "صالح اور بے مثال بادشاہ ہوئے"۔ یہ تھے اُن کے ۱۲ خلیفہ۔ ص ۲۱۱

گرفتار رکھا ہے۔ ص ۱۰۳

۱۰۹ ابن عساکر نے عبداللہ ابن عمر ابن خطاب کی زبانی لکھا ہے کہ "ابو بکر کا نام الصدیق تم نے ٹھیک رکھا، عمر کو بھی الفاروق بھی ٹھیک کہا کیونکہ وہ فولادی سنگ کے مانند تھے، عثمان بن عفان دو نور والے کو زبردستی شہید کیا گیا اور للہ نے اپنی رحمت سے اُنہیں دو گنا حصہ دیا، معاویہ ارضِ پاک کے بادشاہ ہوئے، اور ان کا بیٹا یزید بھی بادشاہ ہوا، اس کے بعد سفاح، سلام منصور، جابر، مہدی، امین، امیر غضب ہے کہ سب کے سب کعب بنلوی کے خاندان کے افراد "صالح اور بے مثال بادشاہ ہوئے"۔ یہ تھے اُن کے ۱۲ خلیفہ۔ ص ۲۱۱